سمسٹر: بہار ۲۰۲۰ء

کورس: معاشیات　　　　　　　　　　　　　　کورس کوڈ: 402

سطح: بی اے　　　　　　　　　　　　　　مشق نمبر: 01

سوال نمبر ۱: معاشیات سے متعلق مختلف تعریفیں بیان کیجیے نیز ان تعریفوں کے مابین منطقی انداز میں فرق واضح کریں۔

جواب: **معاشیات کی مختلف تعریفیں:**

معاشیات کی کئی طرح سے تعریف کی گئی ہے۔ جوں جوں اس کے نفس مضمون میں تبدیلی یا وسعت آتی گئی توں توں اس کی تعریف میں تبدیلیاں ہوتی چلی گئیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ معاشیات کی تعریف تین بڑے مرحلوں سے گزری ہے۔ ابتدائی معیشت دانوں نے اپنی تعریفوں میں ''دولت'' پر زور دیا ہے۔ آگے چل کر دوسرے مکتب فکر نے دولت پر کڑی تنقید کی اور اس بات پر زور دیا کہ دولت سے کہیں زیادہ ''فلاح'' کو اہمیت حاصل ہے۔

معاشیات کی تعریف تین بڑے مرحلوں سے گزری ہے ابتدائی معیشت دانوں نے اپنی تعریفوں میں ''دولت'' پر زور دیا۔ آگے چل کر دوسرے مکتب فکر نے ''دولت'' کے تصور پر کڑی تنقید کی اور اس بات پر زور دیا کہ ''دولت'' سے کہیں زیادہ ''فلاح'' کو اہمیت حاصل ہے حالیہ برسوں میں معاشیات کے نفس مضمون کے حدود کی واضح حد بندی کے پیش نظر کمیاب ذرائع کے انتخاب پر زور دیا جانے لگا ہے جو لامحدود خواہشات کی زیادہ سے زیادہ تسکین کے لیے ضروری ہے۔

آدم سمتھ کی وضع کردہ تعریف

سکاٹ لینڈ کے آدم سمتھ نے جنکو معاشیات کا باوا آدم کہتے ہیں۔ معاشیات کی تعریف یوں کی ہے۔

''اقوام کی دولت کی نوعیت اور اسباب کا مطالعہ'' آدم سمتھ کی کتاب کی اشاعت کے بعد تقریباً پچاس برس تک دولت ہی معاشیات کی تعریف کا مرکز رہی ایک تعریف کچھ یوں ہے۔

''معاشیات وہ علم ہے جو دولت کی نوعیت، پیداوار اور تقسیم پر بحث کرتا ہے''　　　　یا

''وہ علم ہے جو دولت کی نوعیت اور ان قوانین سے بحث کرتا ہے جو دولت کی پیداوار اور مبادلے پر حاوی ہوں''

آدم سمتھ کی تعریف دراصل ان چار شعبوں پر پھیلی ہوئی ہے۔ جنہیں پیدائش دولت، تبادلہ دولت، تقسیم دولت، صرف دولت کہا جاتا ہے۔ آدم سمتھ کا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے پہلی مرتبہ انسان کی معاشی سرگرمیوں کو چار حصوں میں تقسیم کے مطابق یہ چاروں سرگرمیاں ازل سے ابد تک جاری رہیں گی۔ انسان ہونے کی حیثیت سے ہر شخص کی کچھ نہ کچھ ضروریں ہیں۔ ان ضروریات کو پورا کرنے کے لئے انسان دولت کا محتاج ہے۔ دولت انسان کو کام کرنے کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ جب وہ کام کرتا ہے تو اس کا یہ فعل پیدائش دولت کہلاتا ہے۔ اور جب وہ دولت کے ذریعے اپنی احتیاجات کی تسکین کا انتظام کرتا ہے۔ تو یہ حرکت صرف دولت کہلاتی ہے۔ اس کی زندگی ضروریات کو پورا کرنے اور مزید محنت مزدوری کر کے مزید دولت حاصل کرنے اور اپنی ضروریات کی تسکین کرنے ہی میں گزر جاتی ہے۔ اس طرح ''دولت'' کا حصول انسانی معاشی سرگرمیوں کا مقصد قرار دیا جاتا ہے۔

حمایت و تائید: آدم سمتھ کی تعریف کی کئی معیشت دانوں نے حمایت بھی کی۔ ان میں جے ایس مل، مالتھس، ریکارڈو جیسے اہم علم شامل ہیں۔ ان سب افراد کے مجموعے کو کلاسیکی معیشت دان بھی کہا جاتا ہے۔ اس مکتبہ فکر کا بنیادی نظریہ ہے کہ انسان کو عملی جدوجہد پر اکسانے والے عوامل صرف مادی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ انسان کی اصلی خواہش ہوتی ہے۔ کہ وہ جس قدر دولت حاصل کر سکے کرے۔ دولت کے بغیر انسانی زندگی بے مقصد نظر آتی ہے۔ کلاسیکی نقطہ نظر یہی ہے کہ انسان اپنی زندگی میں دولت حاصل کرنے اور دولت حاصل کرنے اور دولت خرچ کرنے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں کرتا۔ دولت حاصل کرنے کی شاید تمنا اس ہر لمحہ بے چین رکھتی ہے۔

کلاسیکی تعریف پر تنقید: کلاسیکی مکتبہ فکر کی پیش کردہ تعریف پر اعتراضات بھی کیے گئے ہیں۔ اس تعریف کے نقادوں میں کارلائل رسکن شامل ہیں۔ یہ لوگ کلاسیکی معیشت دانوں کی طرف سے ''دولت'' پر غیر ضروری اصرار کو قابل اعتراض سمجھتے ہیں۔ انہوں نے ان پر یہ فقرہ کسا کہ کلاسیکی مکتبہ فکر کے مطابق ''معاشیات دولت پرستی سکھانے والا علم ہے۔'' کچھ نقادوں نے کہا کہ دولت پر زور دے کر یہ احساس دلایا جا رہا ہے کہ معاشیات دال روٹی کا علم ہے۔ اگر ایسا ہے تو علم معاشیات انسان کو گمراہی کی طرف لے جانے والا علم بن جائے گا۔

مصالحت: حقیقت یہ ہے کہ دولت خود نہ کوئی بری شے ہے، نہ اچھی۔ ہم اسے مقصد کی بجائے، وسیلہ سمجھتے ہیں، آدم سمتھ نے اسے منزل قرار دے کر غلطی کا ارتکاب کیا اور مخالفوں نے دولت کی اہمیت کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ حقیقت حال ان دونوں آرا کے بین بین ہے۔

الفریڈ مارشل کی تعریف: الفریڈ مارشل نے تعریف کو یوں مرتب کی۔

''معاشیات ایک ایسا علم ہے جو انسان کے ان افعال کا مطالعہ کرتا ہے۔ جن کا تعلق اس کی روزمرہ زندگی کے معاملات سے ہے۔ اس علم کے ذریعے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ انسان کس طرح دولت پیدا کرتا ہے اور کس طرح خرچ کرتا ہے۔ یہ علم افراد کی ان انفرادی اور اجتماعی کوششوں کا تجزیہ کرتا ہے۔ جو مادی خوشحالی سے منسلک ہیں''۔

الفریڈ مارشل کی اس تعریف کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ اس مقبولیت کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ مارشل نے اپنی بیان کردہ تعریف میں ''دولت'' کو افضل اور اعلیٰ مقام نہیں بخشا۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ

نشاط ایجوکیشن
0344-5515779, 03005371884,
051-2285833, 2285733

اس نے دولت سے کہیں زیادہ زور اس بات پر دیا کہ انسانی سرگرمیاں زیادہ قدر و منزلت کی حامل ہوتی ہیں ۔

الفریڈ مارشل کی تعریف کی تشریح یوں کی جاتی ہے ۔ کہ ان کے نزدیک کسی معاشرے میں رہنے والے انسان کا طرز عمل ہی وہ اصل نقطہ ہے ۔جس پر غور وخوض ضروری ہے ۔انسان کوئی مخصوص طرز عمل اس لئے اختیار کرتا ہے ۔کہ وہ اس کے ذریعے ایسے وسائل پر قدرت حاصل کر سکے جو اسے اس کی ضروریات پوری کرنے میں مدد دیں ۔انسان کی فطری خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنی آمدنی می اضافہ کرے تا کہ اسے مادی خوشحالی حاصل ہو سکے ۔مادی خوشحالی کا مطلب مادی اشیاء سے حاصل ہونے والی تسکین لی گئی ہے ۔

اس تعریف میں انسان کو مرکزی حیثیت حاصل ہے ۔اور دولت کو ثانوی ۔اس تعریف کے مطابق انسان آسودہ زندگی گزارنے کی تمنا رکھتا ہے ۔اور اس کی تمنا کی تکمیل کی خاطر وہ مختلف سرگرمیوں میں مصروف رہتا ہے ۔ان سرگرمیوں کا مطالعہ بھی معاشیات کا مقصد ہے ۔اس طرح آدم سمتھ کے زمانے سے مارشل کے زمانے تک فرق یہ پڑا کہ آدم سمتھ کی تعریف میں دولت کو اولین حیثیت دے کر انسان کو پس پشت ڈال دیا گیا تھا ۔مگر مارشل کی تعریف کے مطابق انسان کی عظمت بحال ہوئی ۔اس کی معاشی جدوجہد کو مطالعہ کا مرکز بنایا گیا ۔ان معاشی سرگرمیوں کا مقصد آمدنی یا دولت کا حصول ٹھہرایا گیا مگر دولت یا آمدنی کا حصول بذات خود کوئی منزل قرار نہ پائی بلکہ یہ کسی اور منزل کے حصول کا رستہ سمجھی گئی ۔

<u>رابنز کے مطابق معاشیات کی تعریف</u>

کچھ ہی عرصہ گزرنے کے بعد مادی فلاح کا تصور بھی ناکام ہو گیا اس کی از سر نو تعریف کی گئی ہے جو کہ رابنز کی ہے ۔

پروفیسر رابنز کی وضع کردہ تعریف نے وہ تین بنیادی ستون فراہم کر دیئے جن پر جدید معاشیات کی عمارت استوار ہوئی ۔

<u>تین بنیادی ستون، خواہشات، ذرائع اور متبادل استعمالات</u>:-

""علم معاشیات انسان کے اس رویے کا مطالعہ کرتا ہے جس میں لامحدود مقاصد اور متبادل استعمالات رکھنے والے محدود ذرائع بطور ایک رابطہ کے ظاہر ہوں" پروفیسر رابنر کی وضع کردہ تعریف نے وہ تین بنیادی ستون فراہم کر دیے جن پر جدید معاشیات کی عمارات استوار ہوئی ہے ۔

الف: **<u>خواہشات</u>**: ان سے مراد ہے انسانی خواہشات یہ خواہشات اپنی نوعیت میں لامحدود ہوتی ہیں اور ہمیں انتخاب کے مسائل سے دوچار کرتی ہیں ہر شخص زیادہ سے زیادہ تسکین کے حصول کے لیے اپنی خواہشات میں سے بعض کا انتخاب کرتا ہے ۔

ب: **<u>ذرائع</u>**: ان لامحدود خواہشات کو پورا کرنے والے ذرائع ہوتے ہیں جو ہمارے لیے کمیابی ایک اضافی اصطلاح ہے جو خواہشات یا مقصد کے لیے استعمال ہوتی ہے ممکن ہے کسی شے کی مقدار بہت قلیل اور اسکی طلب نہ ہونے کے برابر ہو یہ شے معاشی معنوں میں کمیاب نہیں ہوگی ۔تا ہم خواہشات کے ناطے قریب قریب سب ذرائع کمیاب ہیں بہت کم اشیاء اور ذرائع ایسے ہیں جو کمیاب نہیں ہیں اور مفت کی اشیاء ہیں مثلاً دھوپ ،ہوا، بارش وغیرہ ۔

ج: **<u>متبادل استعمالات</u>**: اگر ہر شے کا ایک ہی استعمال ممکن ہوتا تو زیادہ معاشی مسائل پیدا نہ ہوتے یہ مسائل پیدا ہی اسلیے ہوتے ہیں کہ عموماً کسی شے کو متعدد طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے جب ہم اپنی گرہ میں کچھ رقم لے کر منڈی میں جاتے ہیں تو ہم اسے مسئلے سے دوچار ہوتے ہیں کہ ہم کیا خریدیں؟ ایسا کیوں ہے؟ اسکا سیدھا جواب یہ ہے کہ ہماری خواہشات لامحدود ہیں جبکہ ہماری گروہ میں گنتی کے پیسے ہیں اس رقم سے ہم چند اشیاء ہی خرید سکتے ہیں ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ ہماری فوری ضرورت کیا ہے اور کس شے کی خرید ہم ملتوی کر سکتے ہیں اسطرح ہم اپنی رقم خرچ کریں گے یہی تین شرائط ہیں جو تمام معاشی مسائل کی تہہ میں موجود ہیں علم معاشیات کی مندرجہ بالا تعریف بالعموم سب سے زیادہ مکمل اور تسلی بخش سمجھی جاتی ہے تا ہم حالیہ برسوں میں معاشیات کی حدود تنگ تسلیم کی گئی ہیں اور اسکی تعریف کے بارے میں اتنی بحثیں چلی ہیں کہ معیشت دانوں نے تعریف کا مسئل نظر انداز کر دیا ہے ۔

<u>حقیقت پسندانہ تعریف</u>:- یہ تعریف عملی زندگی کے نقطہ نظر سے حقیقت پسندانہ ہے ۔اس تعریف میں زندگی کی ان حقیقتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔جن کا ہم روزانہ مشاہدہ کرتے ہیں ۔

<u>2) دائرہ بحث کی وسعت</u>:- پروفیسر رابنز کی تعریف نے معاشیات کے نفس مضمون کو وسعت بخشی ہے ۔نیم کلاسیکی معیشت دان معاشیات کے دائرہ کار میں صرف ان سرگرمیوں کو شمار کرتے تھے ۔جو مادی فلاح میں اضافہ کا سبب بنتے ہیں ۔انہوں نے ان افعال کے علاوہ دیگر مصروفیات کو معاشیات کے زمرے سے خارج قرار دیا ۔مگر پروفیسر رابنز ہر اس عمل اور حرکت کا مطالعہ کرنے کا قائل ہے ۔جو کثرت احتیاجات اور قلت وسائل سے وجود میں آتا ہے ۔چونکہ کثرت خواہشات اور قلت ذرائع کے معاملات ہر انسان کو عملی زندگی میں درپیش ہیں ۔اس طرح اس تعریف کا دائرہ کار کل انسانی زندگی تک پھیلا ہوا ہے ۔

<u>3) غیر جانبدار تعریف</u>:- پروفیسر رابنز نے اپنی وضع کردہ تعریف کی رو سے معاشیات کو علم الحقیقت بنا دیا ہے ۔پروفیسر رابنز کے مطابق معاشیات کا مقصد صرف معاشی حقائق کا تجزیہ کرنا ہے ۔ اسے اس بات سے غرض نہیں ہوتی کہ کوئی ضرورت یا خواہش اچھی ہے یا بری ۔نہ ہی اس کا کام یہ بتانا ہے کہ کس خواہش کی تکمیل کی جائے اور کسے ترک کر دیا جائے ۔کسی بھی علم الحقیقت کا یہی کام ہوتا ہے ۔کہ وہ مسائل و معاملات کا غیر جانبدارانہ مشاہدہ کرے ۔یہی حال پروفیسر رابنز کی تعریف کی رو سے معاشیات کا ہے ۔وہ کثرت خواہشات اور قلت وسائل کے باعث رونما ہونے والے مسائل کے بارے میں غیر جانبدارانہ رویہ اختیار کر لیتی ہے ۔

سوال نمبر ۲: **(الف)** **اقادہ سے کیا مراد ہے؟ کیا ہم اقادہ کی پیمائش کر سکتے ہیں؟ اگر ہاں میں جواب ہے تو کیسے ۔**

نشاط ایجوکیشن
0344-5515779, 03005371884,
051-2285833, 2285733

(ب) اشر قیمت کی اشرا ستبدالی اوراشر آمدنی میں تقسیم کی وضاحت نارمل اور کمتر شے کے کیسز میں کیجیے۔

(الف) افادہ سے کیا مراد ہے؟ کیا ہم افادہ کی پیمائش کر سکتے ہیں؟ اگر ہاں میں جواب ہے تو کیسے۔

جواب: افادہ

افادہ کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے۔

''کسی شے میں انسانی احتیاج کو پورا کرنے کی صلاحیت افادہ کہلاتی ہے''۔

افادہ کی پیمائش۔

مثلاً کسی کے پاس 500 روپے ہیں اور وہ ان سے ایک ریڈیو سیٹ خریدتا ہے تو اس کا مطلب ہوا کہ اس کی نظر میں ریڈیو کی اہمیت اتنی ہی ہے جتنی کہ 500 روپوں کی۔ زر کی مدد سے ہم کسی شے کے افادہ کی پیمائش کر سکتے ہیں۔ لیکن اصول یہ بتاتا ہے کہ دو چیزوں کے افادہ میں باہمی طور پر نسبت پائی جاتی ہے۔ جو ان اشیاء کی بازاری قیمتوں میں موجود ہوتی ہے۔

پروفیسر الفرڈ مارشل کی انسانی طرزِ عمل کی وضاحت۔

مشہور برطانوی معیشت دان پروفیسر الفرڈ مارشل نے انسانی طرزِ عمل کے اس مفروضہ کی وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے کہ افادہ کا جمع و تفریق کے ذریعہ حساب لگایا جاسکتا ہے۔ مثلاً آپ کے لئے ایک سنگترے کا افادہ 10 اکائیاں ہے اور ایک سیب کا افادہ 30 اکائیاں ہے۔ اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ آپ سیب سنگترے کے مقابلے میں تین گنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ افادہ کی مقداری پیمائش کے اس نظریہ پر پروفیسر ہکس جیسے جدید معیشت دانوں نے سخت نکتہ چینی کی ہے۔ اور اس کا متبادل نظریہ پیش کیا ہے۔ جو خطوطِ غیر جانبداری کا نظریہ کہلاتا ہے۔

افادہ نکالنے کے مختلف طریقے

- کل افادہ
- اوسط افادہ
- اضافی افادہ
- مثبت افادہ
- منفی افادہ

کل افادہ: کسی شے کی تمام اکائیوں کے استعمال سے حاصل ہونے والے افادہ کی اکائیوں کا مجموعہ کل افادہ کہلاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک صارف کو تین آم یکے بعد دیگرے استعمال کرنے سے افادہ کی 21 اکائیاں حاصل ہوں تو کہا جائے گا کہ تین آموں کا کل افادہ 21 اکائیاں ہے۔

اوسط افادہ:

اوسط افادہ سے مراد کسی شے کا فی اکائی افادہ ہے۔ اس کا حساب کل افادہ کو متعلقہ شے کی استعمال کی جانے والی تمام اکائیوں سے تقسیم کر دینے سے لگایا جاتا ہے۔ اوسط افادہ معلوم کرنے کا قاعدہ یہ ہے

$$\text{اوسط افادہ} = \frac{\text{کل افادہ}}{\text{صرف کی جانے والی شے کی اکائیاں}}$$

اضافی افادہ: فرض کیا کہ ہم کسی ایک موقع پر یکے بعد دیگرے تین آم کھاتے ہیں۔ پہلے آم سے ہمیں 19 اکائیاں افادہ حاصل ہوتا ہے۔ دوسرے سے ہمیں 17 اکائیاں اور تیسرے آم سے 14 اکائیاں افادہ ملتا ہے۔ تیسرا آم کھانے کے بعد ہم پوری طرح سیر ہو چکے ہوں تو ہم مزید آم طلب نہیں کریں گے اور آم استعمال کرنے کے عمل کو اسی تیسرے آم پر ختم کر دیں گے۔

دوسرے اور تیسرے آم سے ہمیں جو افادہ حاصل ہوگا اسے معاشیات کی اصطلاح میں مختتم یا اضافی افادہ کہا جائے گا۔ اس لحاظ سے ہم مختتم افادہ یا اضافی افادہ کی تعریف یوں کریں گے:

''کسی ایک وقت میں کسی شے کی ایک سے زائد اکائی استعمال کرنے سے کل افادہ میں جو اضافہ ہو اسے مختتم افادہ کہا جاتا ہے۔''

مثبت افادہ:

ایک فرد ایک شے کی اکائیاں اس وقت تک استعمال کرتا جاتا ہے جس وقت تک اسے ان سے افادہ حاصل ہوتا رہتا ہے۔ مثال کے طور پر جب ہم نے تیسرے آم کے استعمال کے بعد آموں کا مزید استعمال چھوڑ دیا تو اس صورت میں ہم نے تیسرے آم سے مثبت تسکین حاصل کی۔

منفی افادہ:

نشاط ایجوکیشن
0344-5515779, 03005371884,
051-2285833, 2285733

مذکورہ بالا آموں کی مثال سے یہ بات ظاہر ہے کہ تیسرے آم کے بعد ہم نے مزید آم استعمال کرنے سے ہاتھ کھینچ لیا کیونکہ ہم کو چوتھے آم سے افادہ یا تسکین حاصل ہونے کی توقع نہ تھی بلکہ اس کے برعکس ہم نے یہ بھی خیال کیا ہوگا کہ اگر میں نے چوتھا آم بھی استعمال کیا تو اس سے پہلے تین آموں کا افادہ بھی کہیں کم نہ ہو جائے۔ پس منفی افادہ سے مراد کسی شے کی اکائی کا وہ افادہ ہے جس کے استعمال سے نہ صرف کل افادہ میں اضافہ نہیں ہوتا بلکہ اس میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور ہم یہ محسوس کرنے لگتے ہیں کہ اس اکائی کو استعمال نہ کرنا بہتر تھا۔

کیا ہم افادہ کی پیائش کر سکتے ہیں؟

افادہ کسی شے کی اس صلاحیت کا نام ہے جس کی وجہ سے کسی انسانی احتیاج کی تسکین ہوتی ہے۔ فرض کیا کہ یکے بعد دیگرے تین سیب استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن کیا یہ بتایا جا سکتا ہے کہ ہر سیب سے کتنا افادہ یا تسکین حاصل ہوتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ سیب کی ان اکائیوں سے افادہ کی پیائش ممکن نہیں کیونکہ افادہ ایک داخلی کیفیت کا نام ہے جس کا تعلق ہمارے ذہن کے ساتھ ہوتا ہے۔ اسے ہم محسوس کر سکتے ہیں لیکن اسے ٹھوس مقداری اکائیوں میں بیان نہیں کر سکتے۔

اگرچہ افادہ کو مقداری اکائیوں میں بیان کرنا ہمارے بس میں نہیں ہوتا تاہم خوش قسمتی سے معاشیات میں ہمارے پاس زر کا ایک ایسا پیمانہ موجود ہے جس کی مدد سے ہم دو اشیاء سے حاصل ہونے والی تسکین کا باہمی موازنہ کر سکتے ہیں۔

مثال کے طور پر ہمارے پاس 500 روپے ہیں اور ان پیسوں سے ایک ریڈیو سیٹ خرید لیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہماری نظر میں ریڈیو کی اہمیت اتنی ہی ہے جتنی کہ 500 روپوں کی یا ریڈیو سیٹ میں افادہ 500 روپے کے برابر ہے۔ اسی طرح اگر ایک بائیسکل کی قیمت بھی 500 روپے ہو تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ ریڈیو سیٹ اور بائیسکل کا افادہ آپ کی نظر میں ایک سا ہے۔ اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ زر کی مدد سے ہم کسی شے کے افادہ کی پیائش کر سکتے ہیں اور اصول یہ بنتا ہے کہ دو چیزوں کے افادہ میں باہمی طور پر وہی نسبت پائی جاتی ہے جو ان اشیاء کی بازاری قیمتوں میں موجود ہوتی ہے۔ مشہور برطانوی معیشت دان پروفیسر الفرڈ مارشل (1942-1924) نے انسانی طرز عمل کے اس مفروضہ کی وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے کہ افادہ کی مقداری اکائیوں میں اس طرح پیائش کی جا سکتی ہے جس طرح کہ کسی شے کے وزن کرنے یا طول و عرض کی۔ اور یہ کہ افادہ کا جمع و تفریق کے ذریعہ حساب لگایا جا سکتا ہے۔

مثال کے طور پر ایک سنگترے کے مقابلے میں اگر سیب لیا جائے تو ایک سنگترے کا افادہ 10 اکائیاں ہے اور ایک سیب کا افادہ 30 اکائیاں ہے۔ اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ آپ سیب سنگترے کے مقابلے میں تین گنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ افادہ کی مقداری پیائش کے اس نظریہ پر پروفیسر ہکس جیسے جدید معیشت دانوں نے سخت نکتہ چینی کی ہے اور اس کا ایک متبادل نظریہ پیش کیا ہے جو خطوط غیر جانبداری کا نظریہ کہلاتا ہے۔

(ب) اثر قیمت کی اثر استبدالی اور اثر آمدنی میں تقسیم کی وضاحت نارمل اور کمتر شے کے کیس میں کیجیے۔

جواب: اثر قیمت کی اثر استبدالی اور اثر آمدنی میں تقسیم کی وضاحت مندرجہ ذیل صورتوں میں۔

0344-5515779, 03005371884,

(الف) نارمل شے کا کیس (ب) کمتر شے کا کیس

<u>قیمت گرنے پر نارمل، کمتر اشیاء کے لیے اثر آمدنی، اثر استبدال اور اثر قیمت:</u>

جب X شے کی قیمت گرتی ہے تو صارف کی حقیقی آمدنی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح صارف کو اونچے خط عدم ترجیح پر توازن حاصل ہو جاتا ہے۔ آمدنی میں اس اضافے کی تلافی کیلئے ہم صارف کی آمدنی کم کر دیتے ہیں۔ اس کے لیے ہم نیچے کی طرف تلافی آمدنی کی بجٹ لائن بناتے ہیں۔ جو پہلے خط عدم ترجیح کو کسی نقطہ پر مس کرتی ہے لہٰذا صارف کی آمدنی میں اس مطلوبہ کمی کو آمدنی میں تلافیانہ تبدیلی کہا جاتا ہے۔

051-2285833, 2285733

<u>قیمت گرنے پر نارمل شے کے لیے آمدنی کا اثر، استبدالی اثر اور اثر قیمت:</u>

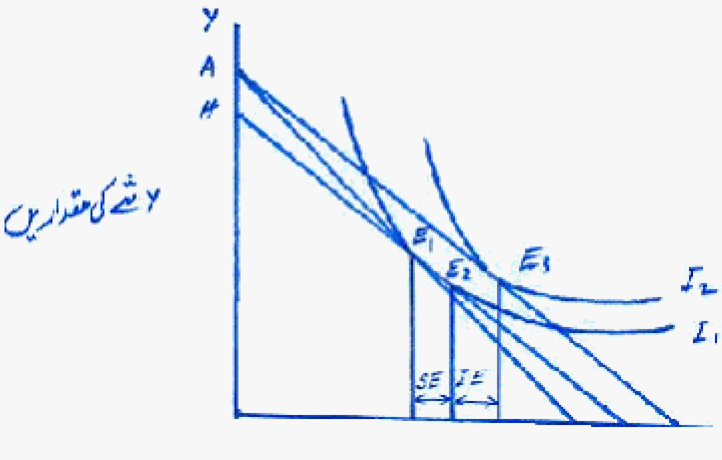

x شے کی مقداریں

شاطا ایجوکیشن

$$PE = (X3 - X1) = SE(X2 - X1) + (X3 - X2) = IE$$

کمتر گھٹیا شے کے لیے:

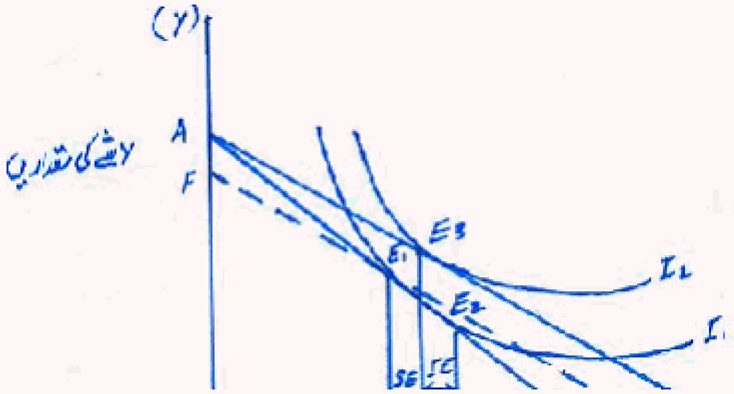

x

شے کی مقداریں

$$PE = SE + IE$$

$$X3 - X1 = (X2 - X1) + (X2 - X3)$$

جب صارف کی حقیقی آمدنی بڑھتی ہے تو x شے کی زیادہ یا کم مقدار خریدتا ہے۔ اگر وہ زیادہ خریدتا ہے تو شے نارمل ہوگی۔ اگر وہ کم خریدتا ہے تو شے گھٹیا ہوگی۔

گفنی شے کیلئے:

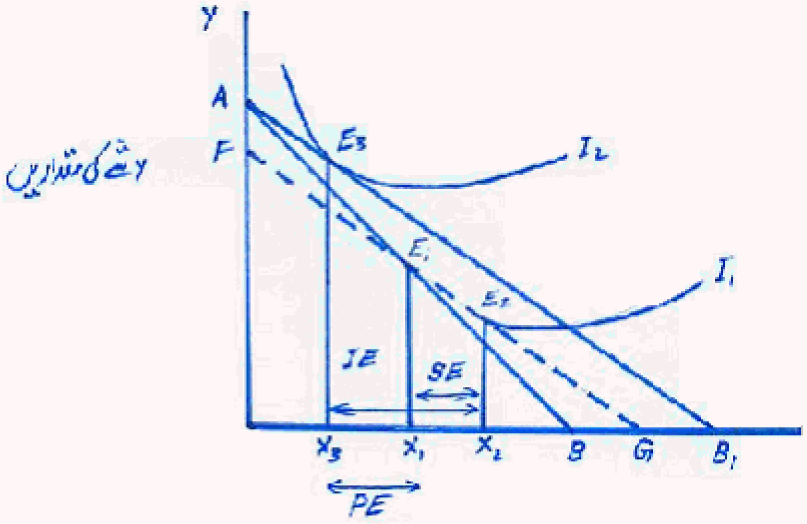

x شے کی مقداریں

صارف کا ابتدائی توازن نقطہ E پر حاصل ہوتا ہے۔ x شے کی قیمت جب گرتی ہے تو طلب کی مقداریں بھی x1 سے x3 تک گر جاتی ہیں۔

قیمت بڑھنے پر نارمل شے کیلئے اثر آمدنی، اثر قیمت اور اثر استبدال:

نشاط ایجوکیشن
نشاط ایجوکیشن

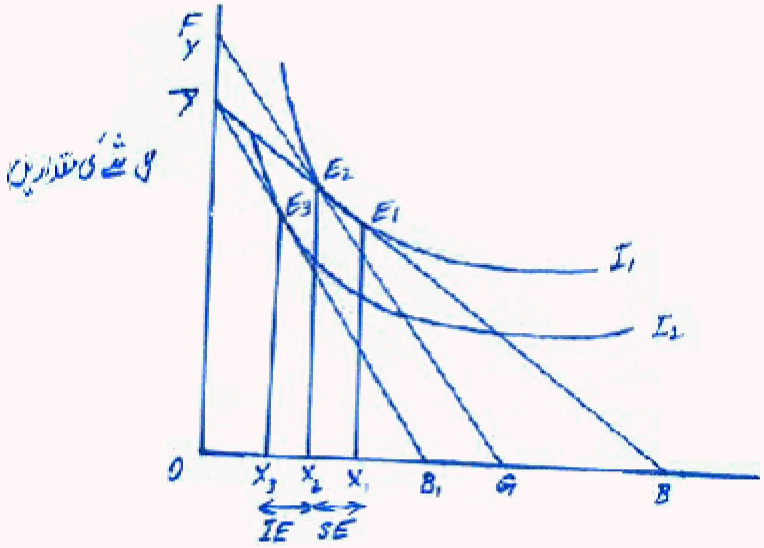

x شے کی مقداریں

x شے کی قیمت بڑھنے پر صارف کی آمدنی میں ہونے والی تلافیانہ کمی کو واضح کرنے کیلئے ہم بجٹ لائن AB1 کے متوازی ایک نئی بجٹ لائن FG بناتے ہیں جو اصلی خط عدم ترجیح I1 کو نقطہ E1 پر چھوتی ہے۔

<u>کمتر گھٹیا کیلئے:</u>

جب صارف اپنی آمدنی بڑھنے پر کسی شے کو کم مقدار میں خریدتا ہے اور آمدنی کم ہونے پر زیادہ مقدار میں خریدتا ہے تو ایسی شے گھٹیا ہوگی۔

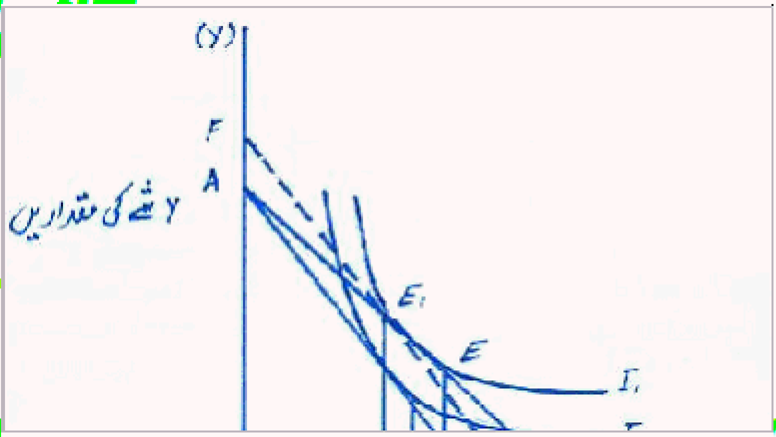

0344- 1884,
051-2285833, 2285733

<u>گفن کے لئے:</u>

گفن شے ایک خاص قسم کی گھٹیا شے ہوتی ہے۔ اگر صارف ایسی گھٹیا شے پر اپنی آمدنی کا بہت زیادہ حصہ خرچ کرے تو ایسی شے کی قیمت میں اضافہ ہونے پر صارف کی حقیقی آمدنی میں غیر معمولی کمی واقع ہوتی ہے۔

شاطرایجوکیشن

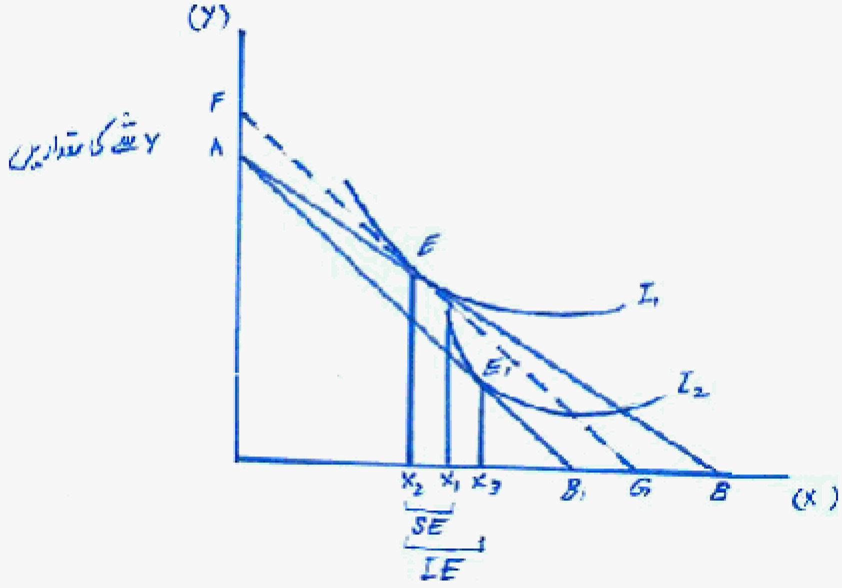

X شے کی مقداریں

X شے کی قیمت میں جب اضافہ ہوتا ہے تو اس کی طلب مقداریں X1 سے X3 بڑھ جاتی ہیں۔

سوال نمبر۳: طلب کی نقطی اور قوسی لچک سے کیا مراد ہے؟ ڈائیگرام اور فارمولے کی مدد سے وضاحت کریں۔

جواب: طلب کی لچک:-

قانون طلب ہمیں بتاتا ہے کہ جب کسی شے کی قیمت میں کمی ہو جاتی ہے۔ تو اس کی مقدار خرید میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور جب قیمت میں اضافہ ہو جاتا ہے تو مقدار خرید میں کمی آجاتی ہے۔ لیکن یہ قانون ہمیں یہ نہیں بتاتا کہ کسی شے کی قیمت میں کتنی کمی یا بیشی سے اس شے کی طلب کی لچک کے تصور سے حاصل ہوتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں لچک کی قیمت اس بات کو ظاہر میں کسی قدر تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔

طلب کی لچک اور انکی پیمائش:- سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم طلب کی پیمائش کر سکتے ہیں یا نہیں اس سوال کا جواب ہاں میں دیا جا سکتا ہے۔ ایسی اشیاء کی تعداد بہت کم ہے جن کی طلب مکمل طور پر لچکدار یا مکمل طور پر غیر لچکدار ہوتی ہے۔ اگر کسی شے کی قیمت میں معمولی سا بھی اضافہ ہو جائے اور لوگ اس شے کی خرید بالکل ترک کر دیں یا مقررہ قیمت پر اس شے کی کوئی سی بھی مقدار خریدنے کو تیار رہیں تو ہم کہتے ہیں۔ کہ اس شے کی طلب مکمل طور پر لچکدار اور لامتناہی ہے۔ طلب کی لچک کی چار قسمیں ہیں جن کی تفصیل اور طریقہ پیمائش درج ذیل ہے۔

1۔ طلب کی قوسی لچک:-

خط طلب پر کوئی سے دو قریب نقاط کے درمیان لچک کو قوسی لچک کہتے ہیں۔ جس کی ڈائیگرام درج ذیل ہے۔

نشاط ایجوکیشن
0344-5515779, 03005371884,
051-2285833, 2285733

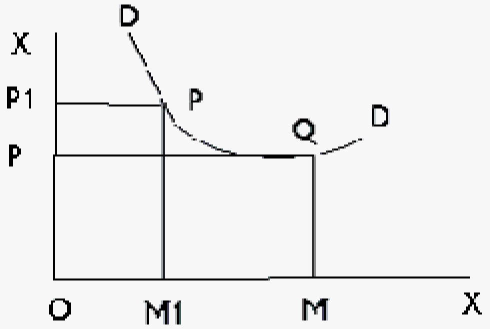

قوسی لچک کے تصور کے مطابق طلب کی لچک۔

۱۔ اکائی کے برابر ہوتی ہے۔ اگر صرف کا کسی شے پر کل خرچ پہلے جتنا رہے۔

۲۔ اکائی سے زیادہ ہوتی ہے۔ اگر شے کی قیمت میں کمی سے صارف کا اسی شے پر کل خرچ بڑھ جائے اور قیمت میں اضافہ سے کل خرچ میں کمی ہو جائے

۳۔ اکائی سے کم ہوتی ہے۔ اگر صارف کا کسی شے پر کل خرچ شے کی قیمت میں کمی سے کم ہو جائے اور قیمت میں اضافہ سے زیادہ ہو جائے۔

پیمائش کا فارمولا:۔ طلب کی قوسی لچک کی پیمائش مندرجہ ذیل فارمولا کی مدد سے بھی کی جا سکتی ہے۔

جبکہ

$Ed = (qo - q1)$

$(qo + q1)$

$(Po - P1)$

$(Po + P1)$

Ed = طلب کی لچک

Po = شے کی قیمت سے تبدیلی مقدار طلب

q1 = شے کی قیمت میں تبدیلی کے بعد مقدار طلب

qo = شے کی ابتدائی قیمت

P1 = شے کی تبدیل شدہ قیمت

2۔ طلب کی نقطی لچک:۔

خط طلب کے کسی نقطہ پر طلب کی لچک کو نقطی لچک کہا جاتا ہے۔ جو کہ درج ذیل ڈایا گرام میں دکھایا گیا ہے۔

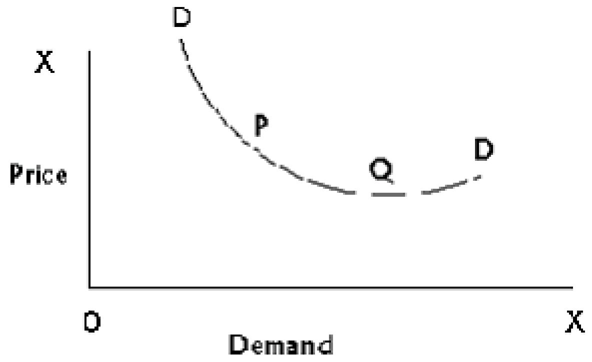

اس میں DD خط طلب ہے۔ اس پر P اور Q دو نقاط ہیں۔ جن کی حرکت سے طلب اور قیمت میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔

پیمائش کا فارمولا:۔ طلب کی قوسی لچک کی طرح نقطی لچک کی پیمائش کا بھی ایک فارمولا وضع کیا گیا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔

جبکہ اس فارمولا میں۔ Ed = طلب کی لچک

AQ = مقدار طلب میں معمولی تبدیلی

Q = قیمت میں تبدیلی سے پہلے کی مقدار طلب

AP = قیمت میں بہت معمولی تبدیلی

P = ابتدائی قیمت

0344-5515779, 03005371884,

051-2285833, 2285733

گوشوارہ۔

شے کی مطلوبہ اکائیاں	قیمت روپوں میں
10	1
9	1-10

مندرجہ بالا گوشوارے کے مطابق۔

q =10

Aq = 1

p = 1

AP = 1/2

یہاں طلب کی نقطی لچک ایک یا اکائی کے برابر ہے۔

(ب) درج ذیل میں خط طلب اور خط رسد دیا گیا ہے:۔

$Qs = 40 + 4P$

شاط ایجوکیشن

$$Qd = 200 - 2P$$

الف) توازنی قیمت اور پیداوار　　　　ب) توازنی حالت مین طلب اور رسد کی لچک

جواب: چونکہ

$$Qs = Qd$$

$$40 + 4P = 200 - 2P$$

$$4P + 2P = 200 - 40$$

$$6P = 160$$

$$P = 160 / 6$$

$$P = 26.6$$

چونکہ قیمت ہمیشہ مثبت ہوتی ہے اس لیے

$P = 26.6$

اب $P = 25$ کی قیمت Qs اور Qd میں درج کرنے سے

$$Qs = 40 + 4(26.6)$$

$$= 40 + 106.4$$

$Qs = 146.4$

$$Qd = 200 - 2(26.6)$$

$$= 200 - (53.2)$$

$Qd = 146.4$

شاط ایجوکیشن
0344-5515779, 03005371884,

سوال نمبر ۳: (الف) اوسط مصارف اور مختتم مصارف کے مابین فرق کی وضاحت ایک مکمل اور ڈائیگرام کی مدد سے کیجئے۔

(ب) مکمل مقابلہ اور غیر مکمل مقابلہ کے تحت اوسط وصولی اور مختتم وصولی کے مابین فرق کو مکمل اور ڈائیگرام کی مدد سے واضح کیجئے۔

051-2285833, 2285733

(الف) اوسط مصارف اور مختتم مصارف کے مابین فرق کی وضاحت ایک مکمل اور ڈائیگرام کی مدد سے کیجئے۔

جواب: **اوسط مصارف:**

اوسط مصارف سے مراد کسی شے کی فی اکائی مصارف ہیں۔ کسی شے کے کل مصارف پیدائش کو اس کی پیداوار کی تمام اکائیوں سے تقسیم کرنے سے جو حاصل تقسیم ہو وہ اوسط مصارف کہلاتا ہے۔

$$\text{اوسط مصارف} = \frac{\text{کل مصارف}}{\text{پیداوار کی اکائیاں}}$$

مختتم مصارف: مختتم مصارف کا مطلب کسی شے کی ایک زائد اکائی پیدا کرنے کے مصارف ہیں۔ اگر پیدا کنندہ کو اس بات کا علم ہو کہ کسی شے کی ایک زائد اکائی پیدا کرنے پر کیا مصارف برداشت کرنے پڑیں گے اور اس زائد اکائی کو فروخت کرنے سے کیا قیمت وصول ہوگی تو اس صورت میں وہ اس بات کا فیصلہ کر سکے گا کہ وہ پیداوار کو بڑھائے یا نہ بڑھائے۔

اوسط مصارف اور مختتم مصارف کے مابین تعلق:

پیداوار کی اکائیاں	اوسط مصارف (روپوں میں)	مختتم مصارف (روپوں میں)
0	20	10

8	14	1
5	11	2
7	10	3
10	10	4
17	11.1	5
20	12	6

مختتم مصارف سے مراد کل مصارف میں وہ اضافہ ہے جو متعلقہ شے کی ایک زائد اکائی پیدا کرنے سے وقوع پذیر ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا گوشوارہ کے مطابق جب متعلقہ شے کی اکائی پیدا کی جاتی ہے تو کل مصارف 20 روپے اور مختتم مصارف 10 روپے ہوتے ہیں۔

جب شے کی دو اکائیاں پیدا کی جاتی ہیں تو کل مصارف بڑھ کر 28 روپے ہو جاتے ہیں اور مختتم مصارف 28 منفی 20 یعنی 8 روپے ہو جاتے ہیں۔ مختتم مصارف اور اوسط مصارف کا باہمی تعلق گراف کے ذریعے بہتر طور پر واضح کیا جا سکتا ہے۔

اوسط مصارف اور مختتم مصارف

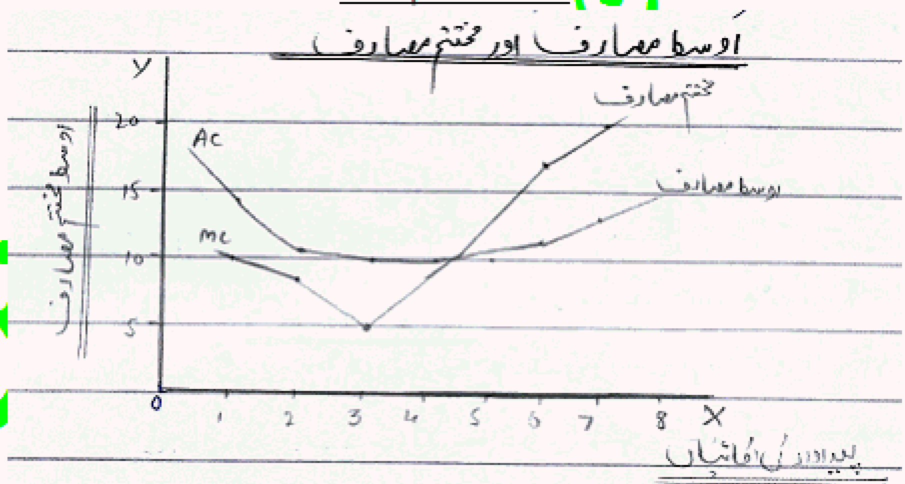

0344-5515779, 03005371884,

پیداوار کی اکائیاں: مختتم مصارف کے خط کا جھکاؤ اوسط مصارف کے خط کی طرح ہی ہے لیکن ایک بات خاص طور پر ذہن نشین کرنے کے قابل ہے اور وہ یہ کہ جب اوسط مصارف گر رہے ہیں تو مختتم مصارف بھی گرتے ہیں اور اس وقت مختتم مصارف کا خط اوسط مصارف کے خط کے نیچے ہوتا ہے۔ اس کے برعکس اوسط مصارف بڑھ رہے ہوتے ہیں تو مختتم مصارف بھی بڑھتے ہیں۔ اس صورت میں مختتم مصارف کا خط اوسط مصارف کے خط کے اوپر ہوتا ہے۔ مختتم مصارف کا خط اوسط مصارف کے خط کو نیچے سے اس نقطہ پر قطع کرتا ہے جہاں اوسط مصارف کم سے کم ہوتے ہیں۔

051-2285833, 2285733

(ب) مکمل مقابلہ اور غیر مکمل مقابلہ کے تحت اوسط وصولی اور مختتم وصولی کے مابین فرق کو ایک مکمل اور ڈائیگرام کی مدد سے واضح کیجئے۔

جواب کل وصولی اور اوسط وصولی:

کل وصولی سے مراد فرم کی وہ آمدنی ہے جو اسے اپنی پیداوار کی فروخت سے حاصل ہو۔ کسی مروجہ قیمت پر فرم پیداوار کی جو اکائیاں فروخت کرتی ہے انہیں قیمت سے ضرب دینے سے کل وصولی معلوم ہو جاتی ہے اس بات کو ذہن میں رکھنا بہت ضروری ہے کہ پیداوار کی فی اکائی قیمت (جسے اوسط وصولی بھی کہا جا سکتا ہے اور جو کل وصولی کا تعین کرتی ہے) کا انحصار اس منڈی کی نوعیت پر بھی ہوتا ہے جس میں فرم اپنی اشیاء فروخت کر رہی ہوتی ہے۔

(الف) مکمل مقابلہ

مکمل مقابلہ کے تحت مقدار فروخت سے قطع نظر شے کی قیمت فی اکائی وہی رہتی ہے کیونکہ منڈی میں ایک وقت میں ایک شے کی ایک ہی قیمت مقرر ہوتی ہے۔

(ب) نامکمل مقابلہ

نامکمل مقابلہ کے تحت قیمت فی اکائی کا انحصار شے کی مقدار فروخت پر ہوتا ہے جب مقدار فروخت میں اضافہ ہو تو شے کی قیمت فی اکائی یعنی اوسط وصولی گر جاتی ہے۔

مختتم وصولی:

مختتم وصولی سے مراد کل وصولی میں وہ اضافہ ہے جو پیداوار کی ایک زائد اکائی فروخت کرنے سے ہوتا ہے مکمل مقابلہ اور نامکمل مقابلہ کے تحت فرم کا مختتم وصولی کا رجحان کہا جاتا ہے۔

کل اور اوسط وصولی کا گوشوارہ

اب ہم کل وصولی اور اوسط وصولی کی ایک گوشوارہ کے ذریعہ تشریح کریں گے۔

کل اور اوسط وصولی کا گوشوارہ مکمل اور غیر مکمل مقابلے کے تحت

مکمل مقابلہ			غیر مکمل مقابلہ	
پیداوار کی اکائیاں	**اوسط وصولی (روپے)**	**کل وصولی (روپے)**	**اوسط وصولی (روپے)**	**کل وصولی (روپے)**
0	0	0	0	0
1	17	17	16	16
2	17	34	15	30
3	17	51	14	42
4	17	68	13	52
5	17	85	12	60
6	17	102	11	66
7	17	119	10	70

وضاحت: مذکورہ بالا گوشوارہ سے مکمل اور نامکمل مقابلہ کے تحت کل وصولی اور اوسط وصولی کا پتہ چلتا ہے مکمل مقابلہ کی صورت میں یہ بات نظر آتی ہے کہ مقدار فروخت خواہ کچھ بھی ہو۔ قیمت فی اکائی وہی رہتی ہے جب کہ نامکمل مقابلہ کے تحت مقدار فروخت کے بڑھ جانے سے قیمت فی اکائی یعنی اوسط وصولی کم ہوتی جاتی ہے۔

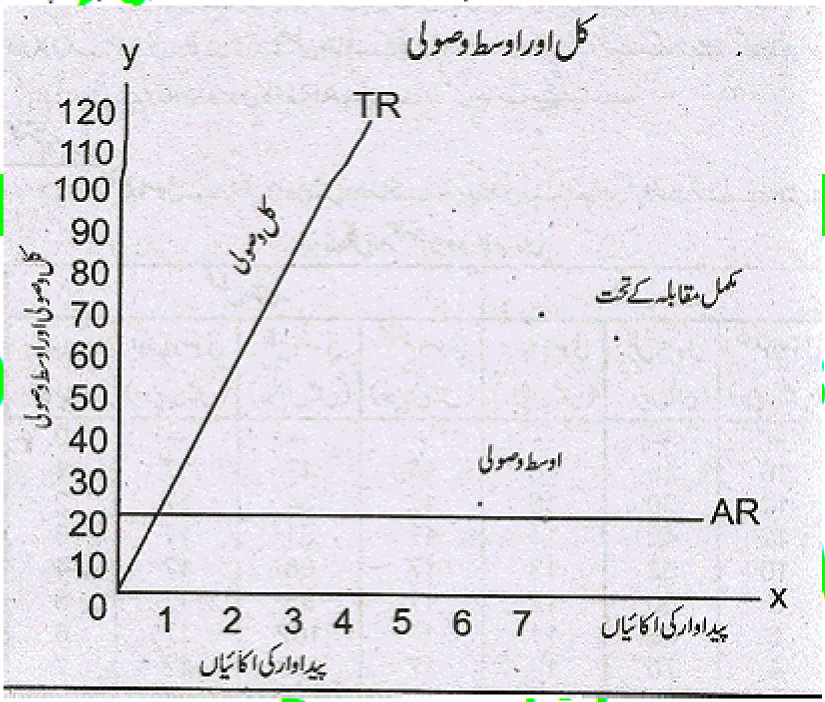

ڈائیگرام نمبر 2 کل اور اوسط وصولی

شاطر ایجوکیشن

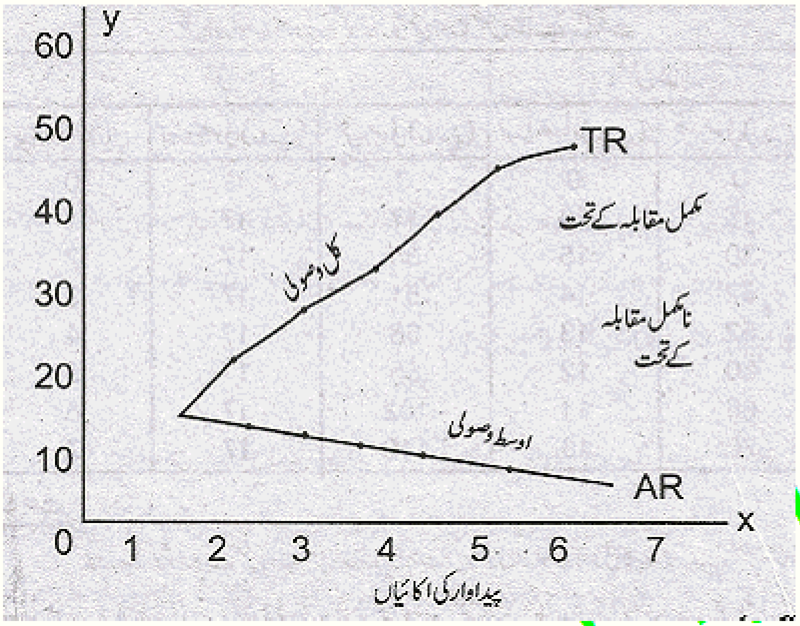

ڈائیگرام کی وضاحت:

مکمل مقابلہ کے تحت اوسط وصولی یا قیمت فی اکائی ایک ہی رہتی ہے اور اوسط وصولی کا خط AR محور خط OX کے متوازی ہوتا ہے تاہم نامکمل مقابلہ کے تحت اوسط وصولی مقدار فروخت کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ کم ہوتی جاتی ہے اور اوسط وصولی کا خط AR بائیں سے دائیں جانب نیچے گرتا ہے۔

مختتم وصولی:

مختتم وصولی سے مراد کل وصولی میں وہ اضافہ ہے جو پیداوار کی ایک زائد اکائی فروخت کرنے سے ہوتا ہے۔

اوسط، کل اور مختتم وصولی کا جدول

پیداوار کی اکائیاں	مکمل مقابلہ: اوسط وصولی (روپوں میں)	مکمل مقابلہ: کل وصولی (روپوں میں)	مکمل مقابلہ: مختتم وصولی (روپوں میں)	نامکمل مقابلہ: اوسط وصولی (روپوں میں)	نامکمل مقابلہ: کل وصولی (روپوں میں)	نامکمل مقابلہ: مختتم وصولی (روپوں میں)
0	-	-	-	-	-	-
1	17	17	17	16	16	16
2	17	34	17	15	30	14
3	17	51	17	14	42	12
4	17	68	17	13	52	10
5	17	85	17	12	60	8
6	17	102	17	11	66	6
7	17	119	17	10	70	4

ہم دیکھتے ہیں کہ مکمل مقابلہ کے تحت ہر زائد اکائی کی فروخت سے کل وصولی میں اضافہ 17 روپے ہوتا ہے یعنی مختتم وصولی ہر حالت میں ایک سی رہتی ہے اور یہ اوسط وصولی کے برابر ہے۔ جبکہ نامکمل مقابلہ کے تحت مختتم وصولی ہر زائد اکائی کی فروخت کے ساتھ کم ہوتی جاتی ہے اور یہ اوسط وصولی سے کم ہے۔

وصولیوں کا باہمی تعلق:

مکمل مقابلے کے تحت:

مذکورہ بالا گوشوارہ کے اعداد و شمار کے حوالہ سے مکمل مقابلہ کے تحت کل وصولی اوسط وصولی اور مختتم وصولی کی گراف کے ذریعے بھی تشریح کی جا سکتی ہے۔

نشاط ایجوکیشن
0344-5515779, 03005371884,
051-2285833, 2285733

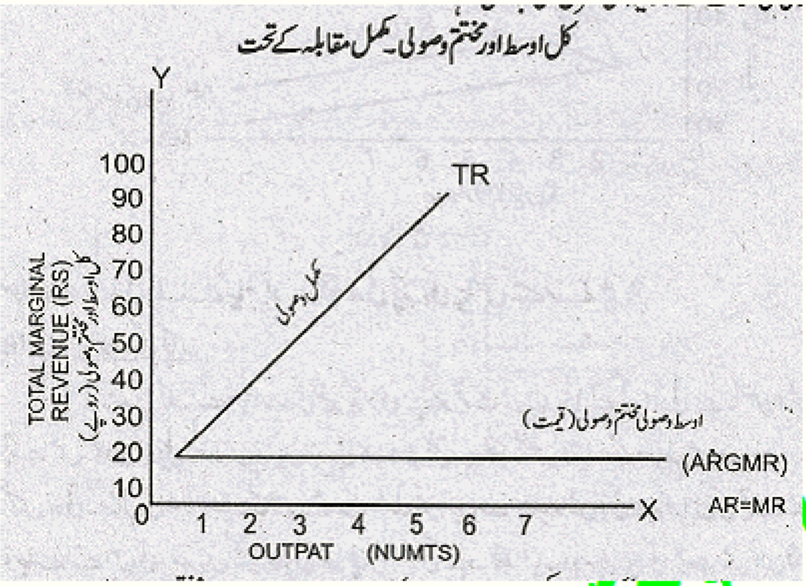

مذکورہ بالا ڈائیگرام سے مکمل مقابلہ کے تحت کل وصولی، اوسط وصولی اور مختتم وصولی کے عمومی رجحان کا پتہ چلتا ہے مکمل مقابلہ کے تحت چونکہ اوسط وصولی اور مختتم وصولی برابر ہوتے ہیں اس سے اوسط وصولی کا خط ایک ہی ہوتا ہے یعنی دونوں کو ایک ہی خط پر ظاہر کیا جاتا ہے اور یہ خط محوری خط (OX) کے متوازی ہوتا ہے مکمل مقابلہ کے تحت چونکہ پیداوار کی فی اکائی قیمت ایک ہی رہتی ہے اس لئے اوسط وصولی مختتم وصولی کے برابر ہوتی ہے۔

نامکمل مقابلہ کے تحت:

نامکمل مقابلہ کے تحت کل وصولی، اوسط وصولی اور مختتم وصولی کے خطوط کا عمومی رجحان مکمل مقابلہ کے تحت ان خطوط کے عمومی رجحان سے مختلف ہوتا ہے۔

نامکمل مقابلے کے تحت اوسط وصولی اور مختتم وصولی کے خطوط گرنے کا رجحان رکھتے ہیں لیکن مختتم وصولی کا خط اوسط وصولی کے خط کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے گرتا ہے۔

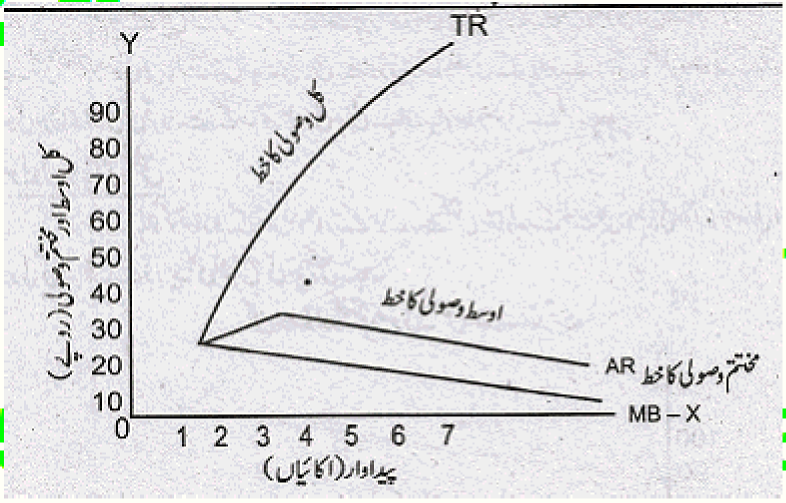

سوال نمبر:۵ مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیے۔

ا۔ __وفیسر رابنز کے مطابق معاشیات کی تعریف__

جواب: __تعریف پروفیسر رابنز کی نظر میں معاشیات کی تعریف:۔__

"علم معاشیات انسان کے اس رویے کا مطالعہ کرتا ہے۔ جس میں لامحدود مقاصد، خواہشات اور متبادل استعمالات رکھنے والے محدود ذرائع بطور ایک رابطہ کے ظاہر ہوں"۔

__تعریف کا تجزیہ:۔__

پروفیسر رابنز کی وضع کردہ تعریف نے وہ تین بنیادی ستون فراہم کر دیئے جن پر جدید معاشیات کی عمارت استوار ہوئی ہے۔

- خواہشات
- متبادل استعمالات
- ذرائع

__خواہشات:۔__ ان سے مراد ہے انسانی خواہشات، یہ خواہشات اپنی نوعیت میں لامحدود ہوتی ہیں۔ اور ہمیں انتخاب کے مسائل سے دوچار کرتی ہیں۔ ہر شخص زیادہ سے زیادہ تسکین کے حصول کے

شاطر ایجوکیشن

لئے اپنی خواہشات میں سے بعض کا انتخاب کرتا ہے۔

ذرائع:۔ ان لامحدود خواہشات کو پورا کرنے والے ذرائع محدود ہوتے ہیں۔ جو ہمارے لئے کمیابی کا مسئلہ پیدا کرتے ہیں۔ بہت کم اشیاء اور ذرائع ایسے ہیں جو کمیاب نہیں ہیں۔

متبادل استعمالات:۔ اگر ہر شے کا ایک ہی استعمال ممکن ہوتا تو زیادہ معاشی مسائل پیدا نہ ہوتے یہ مسائل پیدا ہی اس لئے ہوتے ہیں۔ کہ عموماً کسی شے کو متعدد طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے۔

ذرائع کی تقسیم:۔ یہی تین شرائط ہیں جو تمام معاشی مسائل کی تہہ میں موجود ہیں۔ علم معاشیات آپ کی راہنمائی کرتا ہے۔ کہ آپ زیادہ سے تسکین حاصل کرنے کے لئے اپنے محدود ذرائع کو مختلف خواہشات پر کس طرح تقسیم کر سکتے ہیں۔

۲۔ قانون مساوی افادہ مختتم:

جواب: **قانون مساوی افادہ مختتم:** دولت کے صرف کا ایک اور اہم قانون، قانون مساوی افادہ مختتم یا قانون استبدالی ہے۔ اس قانون کی وضاحت کرنے سے پہلے اس قانون کے مفروضات بیان کر دینا ضروری ہے۔

i۔ ایک صارف کا رویہ عقل و دانش پر مبنی ہے۔

ii۔ ایک صارف کی پسند و ناپسند میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔

iii۔ ایک صارف کی آمدنی متعین ہے یعنی اس میں تبدیلی رونما نہیں ہوتی۔

iv۔ صارف جن اشیاء کو استعمال کرتا ہے انہیں چھوٹی چھوٹی اکائیوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

ان مفروضات کو ذہن میں رکھتے ہوئے قانون مساوی افادہ مختتم کو مندرجہ ذیل میں بیان کر سکتے ہیں:

"ایک صارف اپنی محدود آمدنی کو مختلف اشیاء خریدنے پر اس طرح خرچ کرتا ہے کہ تمام اشیاء سے حاصل ہونے والا افادہ مختتم برابر ہو جاتا ہے۔ صرف اس صورت میں وہ زیادہ سے زیادہ کل افادہ حاصل کر سکتا ہے"۔

قانون تقلیل افادہ مختتم کے مطابق جب ایک صارف ایک شے پر زیادہ رقم خرچ کرتا ہے تو اس شے کا افادہ مختتم کم ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ یہ صفر ہو جاتا ہے اور اگر صارف اس کے بعد بھی اس کا استعمال جاری رکھے تو اس کا افادہ منفی ہو جاتا ہے۔ لیکن عقلمند صارف سے یہ توقع نہیں کی جاتی کہ وہ ایک چیز کا استعمال اس حد تک کرتا جائے کہ اس کا افادہ مختتم بہت ہی کم ہو جائے۔ چونکہ صارف کے پیش نظر اور بھی متعدد اشیاء ہوتی ہیں جن پر وہ اپنی رقم صرف کر سکتا ہے اور جن سے اسے نسبتاً زیادہ افادہ بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ اس لیے وہ اس شے کی بجائے کہ جس کا افادہ مختتم کم ہو گیا ہو اس شے پر رقم خرچ کرنا شروع کر دے گا جس سے اسے زیادہ سے زیادہ افادہ حاصل ہو۔ ایک شے پر زیادہ اور دوسری پر کم رقم خرچ کرنے کا یہ عمل اس وقت تک جاری رہے گا جب تک تمام اشیاء سے حاصل ہونے والا افادہ مختتم برابر نہ ہو جائے۔ جب یہ صورت حال پیدا ہو جائے تو صارف کی تسکین یا افادہ زیادہ سے زیادہ ہوگا۔ یعنی اس صورت میں صارف توازن کی حالت میں ہوگا۔

۳۔ افادہ بمقابلہ تسکین:

جواب: **افادہ کی تعریف اور تعارف:۔**

دنیا میں انسان ہر آن پڑنے والی احتیاجات کی تسکین کے مسئلہ سے دوچار ہے۔ اس مقصد کے لئے وہ اپنی روزمرہ زندگی میں مختلف اشیاء مثلاً دودھ، گوشت، انڈا، مکھن اور لباس وغیرہ استعمال کرتا ہے۔ انسان ان اشیاء کو اس لئے صرف کرتا ہے کہ یہ اس کی احتیاجات کی تسکین کا باعث بنتی ہیں۔ معاشیات کی اصطلاح میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان اشیاء میں صارف کے لئے افادہ پایا جاتا ہے۔ افادہ کی تعریف یوں کی جا سکتی ہے۔

"کسی شے میں انسانی احتیاج کو پورا کرنے کی صلاحیت افادہ کہلاتی ہے"۔

افادہ ایک اضافی تصور ہے:۔

افادہ ایک اضافی تصور ہے۔ یعنی یہ شخص، وقت اور جگہ کے بدل سے جانے سے بدل جاتا ہے۔

مثال:۔ مثال کے طور پر ایک سگریٹ نوش کے لئے ہی افادہ پایا جاتا ہے۔ اگر آپ تمباکو نوشی نہیں کرتے تو سگریٹ آپ کے لئے بالکل بے کار اور بے فائدہ ہے۔ اسی طرح ایک مسلمان معاشرے میں خواتین سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ با پردہ رہیں گی۔ اس لحاظ سے ایک مسلمان عورت کے لئے پردہ میں افادہ موجود ہے۔ لیکن ایک غیر مسلم عورت کے لئے جس کا مذہب پردہ کا تقاضا نہیں کرتا پردہ کی اہمیت اور افادہ کچھ بھی نہیں ہے۔

افادہ:۔ افادہ اور فائدہ مندی ایک ہی چیز نہیں ہے۔

0344-5515779, 03005371884,
051-2285833, 2285733

مثلاً:- خودکشی کرنے کا ارادہ کرنے والے کے لئے زہر مفید ہے یا نشہ کے عادی افراد کے لئے تمبا کو یا دیگر نشہ آور اشیاء کا استعمال کچھ فائدہ رکھتا ہے۔

یقیناً نہیں۔

افراد کے لئے نشہ آور اشیاء میں افادہ پایا جاتا ہے۔ اگر چہ ان میں ان کے لئے طبی اور اخلاقی اعتبار سے کوئی فائدہ مندی نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس گوشت، مچھلی، دودھ اور مکھن میں صرف افادہ موجود ہوتا ہے۔ بلکہ وہ صحت کے لئے بھی فائدہ مند ہوتی ہیں۔

نتیجہ:- ان مثالوں سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ وہ تمام اشیاء جو اپنے اندر فائدہ مندی کا جوہر رکھتی ہیں۔ ان میں افادہ ضرور موجود ہوتا ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ افادہ کی حامل تمام اشیاء استعمال کنندگان کے لئے فائدہ مندی کا پہلو بھی رکھتی ہوں۔

افادہ اور تسکین:-

افادہ وہ حاصل کی شے سے حاصل ہونے والی متوقع تسکین کا نام ہے نہ کہ وہ تسکین جو کسی چیز کے استعمال سے معلوم ہو جائے کہ ایک شے کی ادا کردہ قیمت کے مقابلہ میں ہمیں کم تسکین حاصل ہوگی۔ تو ہم کبھی بھی اسے خریدنے کی کوشش نہ کریں گے۔

۴۔ **طویل عرصے کے خطوط رسد:**

جواب: **طویل عرصہ:**

طویل عرصہ سے مراد وہ عرصہ ہے جس میں فرم اپنے معین مداخل مثلاً پلانٹ، مشینری وغیرہ میں طلب کے مطابق ردوبدل کر سکے۔ اس ردوبدل کرنے یا شے کی طلب سے رسد کی مطابقت پیدا کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ فرم کے پاس اتنا زیادہ وقت ہو کہ وہ اپنی پیداوار کے سلسلہ میں مختلف خطوط مصارف اختیار کر سکتی ہے۔ وہ منڈی کے حالات کے پیش نظر اپنی پیداوار کے پیمانہ میں ردوبدل کر سکتی ہے۔ فرم کے مصارف کا ہر خط ایک مخصوص پیمانہ پیدائش یا (پیداواری مقدار) کیلئے عاملین پیدائش کے بہترین اور معیاری اشتراک کو ظاہر کرے گا۔ اس کی وضاحت ڈائیگرام کی مدد سے بھی کی جا سکتی ہے۔

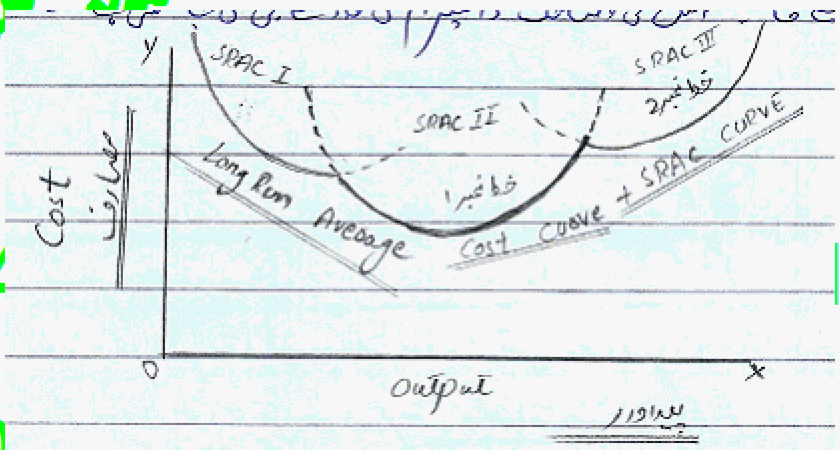

نشاط ایجوکیشن

اس ڈائیگرام سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جب فرم اپنی پیداوار کو بڑھاتی ہے تو اس کی پیداوار قلیل عرصہ سے اوسط مصارف کے خط نمبر 1 (SRAC I) کے مطابق ہوتی ہے۔ جوں ہی فرم کے مصارف بڑھنے لگتے ہیں فرم اپنی پیداوار کو قلیل عرصہ کے اوسط مصارف کے خط نمبر 2 (SRAC II) کے نچلے حصہ کے مطابق ڈھال سکتی ہے اور اسی طرح وہ اپنی پیداوار اوسط مصارف کے خط نمبر III کے مطابق بنا سکتی ہے۔ اس طرح طویل عرصہ کا اوسط مصارف کا خط (LRAC) ایک "ملفوف خط" ہوتا ہے۔ جو قلیل عرصہ کے اوسط مصارف کے خطوط کی نسبت زیادہ چپٹا ہوتا ہے اور یہ قلیل عرصہ کے تمام امکانی اوسط مصارف کے خطوط کے نچلے حصوں کو گھیرے میں لیے ہوتا ہے۔

چونکہ طویل عرصہ کے نقطہ نظر سے فیصلے کرنے والی فرم کے سامنے قلیل عرصہ کے اوسط مصارف کے لاتعداد خطوط ہو سکتے ہیں اس لیے طویل عرصہ کا اوسط مصارف کا خط ایک رواں چپٹا خط ہوتا ہے۔ یہ اوپر بنائے گئے اوسط مصارف کے خط کی طرح گروہ دار نہیں ہوتا جو کہ قلیل عرصہ کے صرف تین خطوط اوسط مصارف کے نتیجہ میں بنا ہے۔